



عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا



إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ



THE ALFAZL QADIAN

قادیان

اخبار

الفضل

قیمت
پیشگی سالانہ
پندرہ روپے
پستی و بھاری
تین روپے

علامہ
ابوبکر
عظیمی

تیمتہ فی رجب

جماعت احمدیہ کا مسئلہ آرگن جبر ۱۳۱۹ھ میں حضرت نواب عبدالعزیز صاحب موعود خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ و ہدایت نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۵

مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء | یوم جمعہ | مطابق ۹ رجب المرجب ۱۳۴۷ھ

نمبر ۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بہت پرانی نظر

المنتہی

ذیل میں جو نظم درج کی جاتی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک صاحب شیخ محمد بخش رئیس کراچی نوازہ ضلع گجرات کو لکھ کر عطا فرمائی تھی جبکہ وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا تھے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے طفیل ان کی تکالیف دور کر دیں چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلاکشا کے سامنے کہ بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے سر جھکا بس مالک ارض و سما کے سامنے ایک دن جاننا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے قدر کیا پتھر کی صل بے بہا کے سامنے

اک نہ اک دین پیش ہوگا تو فنا کے سامنے چھوڑنی ہوگی تجھے دنیا سے فانی ایک دن مستقل رہنا ہے لازم آئے بشر تجھ کو سدا بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو۔ حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز ہمت چاہیے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی چاہیے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا

گذشتہ دو تین روز سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ و ہدایت کی طبیعت نامساعد رہی۔ آج خدا کے فضل سے صحت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے باقاعدہ دعا فرماتے رہا کریں۔
خازن حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا کے فضل سے مہم جو غیر دعائیت ہے۔
چو پوری فتح محمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ حضرت پر ہیں۔ اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ان کی جگہ کام کر رہے ہیں۔

تذکرہ تبلیغ اعلام نظار دعوت و تبلیغ

۱۔ قابل توجہ مبلغین غیر ممالک

جد مبلغین مشن ہائے بیرونی کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ
اعلام دی جاتی ہے۔ کہ احمدیہ کانفرنس کے
موقعہ پر سالانہ رپورٹوں کا آنا مشرفوری ہے۔

اس لئے ہر ایک مبلغ جو بیرون مہندیں
کام کر رہے۔ اپنے کام کی مختصر مگر جامع
رپورٹ ایسے وقت میں روانہ کرے۔
کہ مارچ کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں
مل جائے۔ مصلوبہ رپورٹ مارچ ۱۹۲۸ء
سے تاریخ روانگی تک ہوگی۔ جو اس
رپورٹ میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔
ان کے متعلق مبلغین لندن، گولڈ کوٹ
ڈسٹریکٹ، ناٹھیمپٹن، ساٹرا کے نام جہاں کا
خطوط بھی لکھنے گئے ہیں۔ چاہئے کہ
اپنی رپورٹوں میں ان امور کے متعلق
خاص طور پر ذکر کریں۔ علاوہ ان مبلغین
کے جو احباب آئری طور پر ایران، افریقہ
ماریشس، آسٹریلیا وغیرہ ممالک میں
تبلیغ میں سرگرم ہیں۔ ان کی خدمت
میں بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے
کام کی مختصر اور دلچسپ رپورٹیں بھیج کر
شکریہ کا موقع دیں۔

۲۔ سکرٹریاں تبلیغ کے پتے فوراً درکار ہیں۔

مقتدہ بار احمدیہ گزٹ احمد اخبار الفضل
میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مختصر دعوت و تبلیغ
سے اکثر اس قسم کا لٹریچر شائع ہوتا رہتا ہے۔

جو ہر ایک جماعت میں پہنچانے کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن دفتر کو
تمام جماعتوں کے سکرٹریاں تبلیغ کے اسماء اور پتے معلوم نہیں ہیں۔
اور اس وجہ سے دفتر مجبور ہوتا ہے کہ اس قسم کا لٹریچر مالی سیکرٹریوں
کے نام روانہ کر دے۔ اور جب ایسا ہوتا ہے۔ تو پھر یہیں جگہ سے
شکایات آتی ہیں۔ کہ تبلیغی سیکرٹریوں کے نام کیوں یہ لٹریچر روانہ
نہیں کیا جاتا۔ اور کیوں مالی سیکرٹریوں کے نام روانہ کیا جاتا ہے۔

پس تمام جماعتوں کے احباب کو توجہ دلانا ہوں کہ اگر وہ اس قسم
کی شکایت کا پیدا ہونا پسند نہیں فرماتے۔ تو اپنے اپنے
سیکرٹریاں تبلیغ کے نام اور مکمل پتے فوراً ارسال فرمائیں۔
تاکہ دفتر مستعمل کر کے چھپوا لی جائیں۔ جن جماعتوں
کی طرف سے یہ اطلاع مل چکی ہے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔
شائع کئے جائیں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ نادریان

آئری جماعتیں ہمارے مختلف طریقے سے یہ ثابت کر کے دکھایا
کہ ہمیں سائین کمیشن کے ساتھ کیوں کو اور پریٹ کرنا چاہیے۔ اور
مخالفت لوگ کیوں بائیکاٹ پر زور دے رہے ہیں۔ اور پھر
ذلیلہ اور ٹروپس نے پرنسز اور الفاٹس سے خان بہادر موصوف کی تائید
کی اور ذیل کاریز و لیوشن با اتفاق رائے پاس کیا گیا۔

۳۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
زمیندارہ لیگ کے نام سے جو سائین کمیشن کے بائیکاٹ کے
مستحق درج ہے۔ ہم زمینداران تحصیل جالندھر

اس کی ہر ذرہ سے تردید کرتے ہیں
اولاً جو جالندھر کے ضلع میں کوئی
ڈسٹرکٹ زمیندارہ لیگ قائم ہی
نہیں۔ اگر متحدہ طور سے چند افراد نے
اپنی خیالی کوئی ایسی لیگ قائم کی
کی ہوئی ہو۔ تو وہ ہم زمینداران تحصیل
جالندھر کی نمائندہ تصور نہیں ہو سکتی
ہم زمینداران تحصیل جالندھر میں
موجود فرقہ کے زمینداران شامل ہیں
بلکہ خود و خود، یا اتفاق رائے
پاس کرتے ہیں کہ ہم مدول سے سائین
کمیشن کا غیر مقدم کو یہ کہہ سکتے۔ اور
کمیشن کے ساتھ ہر طرح تعاون پر آمین
کریں گے یا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بڑے بھائی کی ضرورت

فخر سوجات۔ سید ولد آدم۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک
بڑے بھائی کی ضرورت اور فائدوں کی ضرورت اور جو آپ کی پاک اور مظهر زندگی۔
آپ کے نبی نوع انسان پر احسانات اور آپ کی مخلوق خدا کیلئے بے نظیر اور بیشمار

قربانیوں پر لیکر دینے کے مقدس فرض کو سر انجام دے سکیں۔ ایسے احباب جلد
سے جلد اپنے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کریں تاکہ

مضمون کو ایسے لیکچروں کی تیاری کیلئے ہدایت بھیج سکیں۔ ہر فرقہ کے مسلمان

اس عرض کیلئے اپنے نام لکھا سکتے ہیں۔ بلکہ وہ غیر مسلم احباب

بھی اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

انصاف اور محبت رکھتے ہیں۔ ان کو بھی لیکر دینے کیلئے پوری پوری امداد دی جائے گی

زمیندارہ لیگ کا سود

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
سے زمیندارہ لیگ کے سود کے متعلق
دیانت لیا گیا۔ جو حضور نے فرمایا کہ
وہ زمیندارہ لیگ کا سود نہیں۔ حضرت
بنک کے اخراجات اور رفاہ عام
پر سود خرچ کیا جائے۔ اور جائز ہے۔
اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ زمیندارہ

کے سودی روپے کے نیچے دے ہوئے ہیں۔ وہ اس نجات حاصل کرنے
کے لئے زمیندارہ لیگ کے ممبر بن جائیں۔ بشرطیکہ سود خود
نہیں۔ بلکہ رفاہ عام پر خرچ کریں۔ ناظر اور عام

و درخواست معاف۔ میری ترقی کیلئے کوشش ہو رہی ہے۔ ہر ممبر
و دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ کامیاب کرے۔ غلام محمد اختر لٹنارہ صدر

زمینداران تحصیل جالندھر کی مجلس

۶۔ جنوری ۱۹۲۸ء
کو زمینداران تحصیل جالندھر کا ایک جلسہ زیر صدارت قاضی
محبوب عالم صاحب رئیس اعظم جالندھر موضع مدار میں منعقد ہوا۔
اس تحصیل میں چار تھانے ہیں۔ چاروں تھانہ کے مختلف مہیات
سے زمینداران جمع ہوئے۔ خان بہادر جوہری نعمت اللہ خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۶ء

رویداد جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء

۲۶ دسمبر ۱۹۲۶ء

پہلا اجلاس

۲۶ دسمبر دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی آخری تقریر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب تیرنے کی جو درج ذیل ہے۔

ہندوؤں کا حملہ اسلام پر اور اس کے مقابلہ طریق

تقریر الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب

تشہد و تقویٰ کے بعد

تلاوت
كَتَبُوْنَ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ قَف
وَلَسَّمَحَتْ مِنْ اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا اَلْكِتٰب
مِنْ تَبٰرِكُمْ وَمِنْ اَلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذٰى كَيْفًا وَاُو
اِنْ تَقْبِرُوْا وَاَنْتُمْ قٰتِلٌ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ
اَلْاُمُوْرِ اَلْاَعْرٰفِ ۱۹ - آیت ۱۸۶

یعنی مسلمانو! تمہاری آزمائش تمہارے اموال اور جانوں کے نقصان سے ہوگی۔ اور تم اہل کتاب اور مشرکین سے دیکھ دینے والی باتیں سونگے۔ اور اگر صبر سے کام لوگے۔ اور تقویٰ اختیار کروگے۔ تو یہ بڑے کام کی بات ہوگی۔

پیش گوئی
اس مقدس کلام میں خدا نے عظیم و خیرینے مسلمانوں کی موجودہ حالت کی خبر دی ہے۔

اور مخالفین کے حملے سے مسلمانوں کی آزمائش اور مالی و جانی نقصان ہو جانے کی قبل از وقت اطلاع دے کر اس حملہ کے اندفاع کا طریق بتایا ہے۔

تیسرا
ایک وقت تھا کہ اسلام کو مادی طاقت سے کھینچنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور تلوار سے حملہ کیا گیا تھا۔ مگر آج تلوار کی جگہ دوسرے طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ اس وقت ایک طرف سیمینٹ اپنے نظام تبلیغ کے ساتھ کل دنیا میں

اسلام پر حملہ آور ہے۔ یہ بڑا حملہ ہے۔ اور اس کا جواب احمدی جماعت دنیا کے ہر ملک میں دے رہی ہے۔ لیکن اس سے چھوٹا مگر اہم حملہ ہندوؤں کی طرف سے اس ملک میں جہاں ہم نے پچھ سو سال حکومت کی شہر ہے۔ اس کے مقابلہ کا طریق بچے عرض کرنا ہے۔

محلے کی منزلیں اور پروگرام
آریہ سماج نے اپنے جنم کے دن سے ہی اسلام کو ہتھیار بنا رکھا ہے۔ زمانہ طالب علمی میں میرے کانوں نے سنا تھا کہ پہلے انگریز اور پھر مسلمانوں کو ہندوستان سے بوریابندھا

بازھکد رخصت ہونا پڑے گا۔ یہ ابتدا تھی۔ لیکن جب سے ہندو سبھانے اپنی بائیں آریہ سماج کو دی ہیں۔ ستیارتھ پر کاش کو مذہبی کتاب ماننے والوں کا پروگرام اپنی آتما کو پھونک گیا ہے۔ انگریزی حکومت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے متعلق ہندو پروگرام کا خلاصہ یہ ہے۔

شہدہ ہو جائیگے مسلم یا دینے جائیں گے۔ مثل الفساری واجل یا چلن ہو جائے گا۔ گویا آریہ سماج کی قیادت میں ہندو محلے کی آخری غرض یہ ہے۔ کہ مسلمان یا تو ان کے غلام بنکر رہیں۔ یا پھر ہندوستان چھوڑ کر عرب میں جا آباد ہوں۔

یہ جرائم کیوں ہے؟
وضع ضرر کا نام ہے۔ ان دو اوصاف کا فقدان عارضی علالت اور مستقل موت کہلاتا ہے جو کچھ انفرادی زندگی کی نسبت صحیح ہے۔ وہی قوم زندگی کی نسبت درست ہے۔ مسلمانوں کی قوم یعنی قرآن کریم کے ماننے والوں اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعوے کرنے والوں میں سے علمائے کرام کو تاہ اندیشوں غلط عقائد کی پیروی مسلاطین اور امرار کی بے توجہی عیسائی اور امرار کے باعث ان دونوں اوصاف کا عارضی فقدان ہو چکا ہے اور اس وجہ سے اس بیماری پر دشمن کو حملہ کرنے کی جرات

یاد رہے۔ کہ کائنات

نقرت کا جواب محبت سے
پر نظر کرنے سے خدا کے دو خاص اوصاف کا پتہ چلتا ہے۔ ایک جلال و عظمت و قدرت ہے۔ اور دوسرا جمال (خوبصورتی و ملاحظت) جلال مضبوطی اور سطوت اور جبروت کا مقتضی ہے۔ اور چھاتی فتح اور غلبہ کا اس پر انحصار ہے۔ مگر جمال محبت اور رافت کا سلاب کرتا۔ اور شہرت قلب اس سے وابستہ ہے۔ سرکار عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلعم کے دو نونام محمد واحد ان اوصاف باری کے نمائندہ ہیں۔ چونکہ اسلام پر اب تلوار

زندگی جذب منفعت اور

نقرت کا جواب محبت سے

پر نظر کرنے سے خدا کے دو خاص اوصاف کا پتہ چلتا ہے۔ ایک جلال و عظمت و قدرت ہے۔ اور دوسرا جمال (خوبصورتی و ملاحظت) جلال مضبوطی اور سطوت اور جبروت کا مقتضی ہے۔ اور چھاتی فتح اور غلبہ کا اس پر انحصار ہے۔ مگر جمال محبت اور رافت کا سلاب کرتا۔ اور شہرت قلب اس سے وابستہ ہے۔ سرکار عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلعم کے دو نونام محمد واحد ان اوصاف باری کے نمائندہ ہیں۔ چونکہ اسلام پر اب تلوار

یاد رہے۔ کہ کائنات

نقرت کا جواب محبت سے

پر نظر کرنے سے خدا کے دو خاص اوصاف کا پتہ چلتا ہے۔ ایک جلال و عظمت و قدرت ہے۔ اور دوسرا جمال (خوبصورتی و ملاحظت) جلال مضبوطی اور سطوت اور جبروت کا مقتضی ہے۔ اور چھاتی فتح اور غلبہ کا اس پر انحصار ہے۔ مگر جمال محبت اور رافت کا سلاب کرتا۔ اور شہرت قلب اس سے وابستہ ہے۔ سرکار عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلعم کے دو نونام محمد واحد ان اوصاف باری کے نمائندہ ہیں۔ چونکہ اسلام پر اب تلوار

یاد رہے۔ کہ کائنات

نقرت کا جواب محبت سے

پر نظر کرنے سے خدا کے دو خاص اوصاف کا پتہ چلتا ہے۔ ایک جلال و عظمت و قدرت ہے۔ اور دوسرا جمال (خوبصورتی و ملاحظت) جلال مضبوطی اور سطوت اور جبروت کا مقتضی ہے۔ اور چھاتی فتح اور غلبہ کا اس پر انحصار ہے۔ مگر جمال محبت اور رافت کا سلاب کرتا۔ اور شہرت قلب اس سے وابستہ ہے۔ سرکار عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلعم کے دو نونام محمد واحد ان اوصاف باری کے نمائندہ ہیں۔ چونکہ اسلام پر اب تلوار

یاد رہے۔ کہ کائنات

نقرت کا جواب محبت سے

سے حملہ نہیں۔ اس لئے جمال کو غلبہ ہوگا۔ اور احمدیت کے ذریعہ قلوب کی زمین کو تسخیر کیا جائیگا۔ اور نفرت کا جواب محبت سے ہوگا۔

ہمارا پروگرام
ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاہم دنیا

کمزور پانڈو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں۔ مگر کوشش مسیحا احمد علیہ السلام کے وجود میں آسکتے ہیں۔ اور اب بیمار اچھے ہوئے ہیں۔ مردہ جسم میں جان آرہی ہے۔ گو مسلمان لیڈر خوف کھا رہے ہیں۔ مایوسی ان کو سامنے دکھائی دے رہی ہو۔ اور مشکلات کی تاریکی میں انہیں نجات کا راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ فتح اسلام کی ہوگی۔ اور ہم اس پروگرام کا آغاز کرتے ہیں۔

ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاہم دنیا

کمزور پانڈو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں۔ مگر کوشش مسیحا احمد علیہ السلام کے وجود میں آسکتے ہیں۔ اور اب بیمار اچھے ہوئے ہیں۔ مردہ جسم میں جان آرہی ہے۔ گو مسلمان لیڈر خوف کھا رہے ہیں۔ مایوسی ان کو سامنے دکھائی دے رہی ہو۔ اور مشکلات کی تاریکی میں انہیں نجات کا راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ فتح اسلام کی ہوگی۔ اور ہم اس پروگرام کا آغاز کرتے ہیں۔

ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاہم دنیا

کمزور پانڈو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں۔ مگر کوشش مسیحا احمد علیہ السلام کے وجود میں آسکتے ہیں۔ اور اب بیمار اچھے ہوئے ہیں۔ مردہ جسم میں جان آرہی ہے۔ گو مسلمان لیڈر خوف کھا رہے ہیں۔ مایوسی ان کو سامنے دکھائی دے رہی ہو۔ اور مشکلات کی تاریکی میں انہیں نجات کا راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ فتح اسلام کی ہوگی۔ اور ہم اس پروگرام کا آغاز کرتے ہیں۔

ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاہم دنیا

کمزور پانڈو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں۔ مگر کوشش مسیحا احمد علیہ السلام کے وجود میں آسکتے ہیں۔ اور اب بیمار اچھے ہوئے ہیں۔ مردہ جسم میں جان آرہی ہے۔ گو مسلمان لیڈر خوف کھا رہے ہیں۔ مایوسی ان کو سامنے دکھائی دے رہی ہو۔ اور مشکلات کی تاریکی میں انہیں نجات کا راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ فتح اسلام کی ہوگی۔ اور ہم اس پروگرام کا آغاز کرتے ہیں۔

ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاہم دنیا

کمزور پانڈو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں۔ مگر کوشش مسیحا احمد علیہ السلام کے وجود میں آسکتے ہیں۔ اور اب بیمار اچھے ہوئے ہیں۔ مردہ جسم میں جان آرہی ہے۔ گو مسلمان لیڈر خوف کھا رہے ہیں۔ مایوسی ان کو سامنے دکھائی دے رہی ہو۔ اور مشکلات کی تاریکی میں انہیں نجات کا راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ فتح اسلام کی ہوگی۔ اور ہم اس پروگرام کا آغاز کرتے ہیں۔

ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاہم دنیا

کمزور پانڈو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں۔ مگر کوشش مسیحا احمد علیہ السلام کے وجود میں آسکتے ہیں۔ اور اب بیمار اچھے ہوئے ہیں۔ مردہ جسم میں جان آرہی ہے۔ گو مسلمان لیڈر خوف کھا رہے ہیں۔ مایوسی ان کو سامنے دکھائی دے رہی ہو۔ اور مشکلات کی تاریکی میں انہیں نجات کا راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ فتح اسلام کی ہوگی۔ اور ہم اس پروگرام کا آغاز کرتے ہیں۔

ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاہم دنیا

کمزور پانڈو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں۔ مگر کوشش مسیحا احمد علیہ السلام کے وجود میں آسکتے ہیں۔ اور اب بیمار اچھے ہوئے ہیں۔ مردہ جسم میں جان آرہی ہے۔ گو مسلمان لیڈر خوف کھا رہے ہیں۔ مایوسی ان کو سامنے دکھائی دے رہی ہو۔ اور مشکلات کی تاریکی میں انہیں نجات کا راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ فتح اسلام کی ہوگی۔ اور ہم اس پروگرام کا آغاز کرتے ہیں۔

ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاہم دنیا

کمزور پانڈو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں۔ مگر کوشش مسیحا احمد علیہ السلام کے وجود میں آسکتے ہیں۔ اور اب بیمار اچھے ہوئے ہیں۔ مردہ جسم میں جان آرہی ہے۔ گو مسلمان لیڈر خوف کھا رہے ہیں۔ مایوسی ان کو سامنے دکھائی دے رہی ہو۔ اور مشکلات کی تاریکی میں انہیں نجات کا راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ فتح اسلام کی ہوگی۔ اور ہم اس پروگرام کا آغاز کرتے ہیں۔

ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاہم دنیا

کمزور پانڈو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں۔ مگر کوشش مسیحا احمد علیہ السلام کے وجود میں آسکتے ہیں۔ اور اب بیمار اچھے ہوئے ہیں۔ مردہ جسم میں جان آرہی ہے۔ گو مسلمان لیڈر خوف کھا رہے ہیں۔ مایوسی ان کو سامنے دکھائی دے رہی ہو۔ اور مشکلات کی تاریکی میں انہیں نجات کا راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ فتح اسلام کی ہوگی۔ اور ہم اس پروگرام کا آغاز کرتے ہیں۔

ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاہم دنیا

اور ابھی ترجمے کئے جا رہے ہیں (۲) راجپال - کالی جرن جیسے لوگوں کی نقصانیت جنہیں ایک زبان میں ضبط کئے جانے پر دوسری زبان میں شائع کیا جا رہا ہے۔

ب - ٹرکیٹ جو ہر زبان میں ہر جگہ بکثرت شائع ہوتے ہیں۔ اور جن میں اسلام - قرآن اور ہائے اسلام فداہ البی امی پر فرضی اعترافات کئے جاتے ہیں۔

ج - اخبارات و رسائل (۱) مذہبی مثلاً در تمان - مسافر آگرہ وغیرہ (۲) سیاسی - مثلاً پرتاب - ملاپ - جن میں اشتعال انگیز عنوان کو کسی غیر معروف فہم سلمان کے فعل کو اسلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

د - عقائد ویر - ۱۱ کارٹون جیسا ملاپ نے اسلام کو مرلی ٹو کی شکل بنا کر شائع کیا تھا (۲) مصور رسائل جیسے بیلان چتراولی (۳) عام فوٹو جیسا شردھانند صاحب کو چارج مسجد دہلی میں نمبر پر کھڑا بتا کر ملکائوں کو اشتدہ کرنے کی ترغیب دی گئی۔

۴ - ان کتب کو کم قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی شخص کی کتاب حکومت ضبط کرے۔ تو اس کے ذریعہ سے دوسری کتاب کا اشتہار دلایا جاتا ہے۔ اور مختلف سماجیں اسی کتب خرید کر مسلمانوں کو مفت بھجاتی ہیں۔ جیسا کہ رسالہ راجپال اور در تمان کی ضبطی کے بعد تیار ہو پر کاش کی فروخت کا سستی قیمت پر راجپال کی طرف سے اعلان کرایا گیا۔

۲ - تقریر ۱

۱ - مرتدین کو خود لکھ کر مضمون دیا جاتا ہے۔ جو حالات کے ماتحت کبھی سمجھتا ہوتا ہے۔ جیسا کہ شانتی دیوی سابقہ اصغری سے نو آریہ کانفرنس دہلی میں کرایا گیا۔ اور کبھی نرم صرف مرتد کے تبدیل مذہب کا اظہار کرنے کے لئے جیسا کہ پچھلے دنوں برہمن سماج مندر حیدر آباد دکن میں کسی عورت سانو باقی از کنیا ارد گیا مندر برودہ سابقہ نذیر بی گمان شرح کے لیکچر اطمینان قلب سے کیا گیا۔

۲ - دھرم بھکشو ایسے اوپیشکوں کے ذریعہ جو اسلام و قرآن کے خلاف دل آزار الفاظ استعمال کئے بغیر بول ہی نہیں سکتے۔ چنانچہ مینی تال میں پیدت صاحب نے اس لئے تقریر نہیں کر سکے۔ کہ ان کو اسلام پر حملہ کرنے سے روکا گیا تھا۔

۳ - جو تیشیوں - پھیری والوں - اطلب - وکلا - او مدسین کے ذریعہ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الفضل - ۲۰ ستمبر ۱۹۲۶ء نمبر ۲۲ جلد ۱۵ مسلمان عورتوں کو بہکانے کے طریق تجویز کئے گئے ہیں +

۴ - جلوس نکال کر جن میں نگر کیرتن میں۔ آریہ باجوں اور بھون منڈ لٹیوں کے ذریعہ اسلام کے خلاف گیت گاکر اور دولت و ثروت کا مظاہرہ کر کے اثر ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

۵ - آریہ سماجی مدارس - کالج - یتیم خانوں - بیوہ اشرف گردکل اور اوپیشک کلاسز کے ذریعہ ہر ممکن طریق سے اسلام کے مقابلہ کا سامان کیا جاتا ہے۔

سیاسیات

۱ - اس لئے اس پہلو کا مدعا یہ ہے۔ مختلف احمیال نامسلمانوں کا سیاسی اتحاد اور شدھی۔ یعنی مسلمانوں کو پاک کر کے آریہ بنانا۔ اور مسلمانوں کی تعداد میں کمی کر کے ہندوستان میں ہندوؤں کی تعداد بڑھانا حصول مدعا کے لئے حسب ذیل کوششیں عمل میں لائی جا رہی ہیں +

۱ - اسلامی بادشاہوں پر حملے۔ ان کے خلاف غلط الزامات کی اشاعت کی جاتی ہے۔ مثلاً حقیقت رائے کا فرضی قصہ کیلیک بچہ کو جبراً مسلمان بنایا۔ اور ایسا ہی گورہ گوہند سنگھ جی تیخ بہادر وغیرہ سکھ گوروؤں کی نسبت مسلمانوں کے فرضی مظالم کی داستانیں تقریر اور تحریر آسنائی جاتی ہیں۔

۲ - سیواجی - ہندو بیراگی کے جنم دن اور لیکھرام و شردھانند کی موت کے دن منا کر اسلام کے خلاف نفرت کی اشاعت کی جاتی ہے۔

۳ - دولت اور دار - شدھی - سیواسمیت - ہندو و ہرو - نو آریہ - آریہ کمار - ذات پات توڑ وغیرہ وغیرہ کانفرنسیں منعقد کر کے سنگٹھن اور شدھی پر زور دیا جاتا ہے۔ اور ان آریہ جلسوں میں ہندو لیڈر شامل ہوتے ہیں۔

۴ - گورنمنٹ کو دھوکہ دے کر مردم شماری میں تمام اچھوت اقوام اور غیر ہندو عنصر کو جو گائے خورد ہیں۔ اور جسے ہندو برادری میں سوشل حقوق حاصل نہیں اپنے اندر شامل کر لیا ہے۔ اور مسلمانوں کے مقابل اکثریت دکھائی گئی ہے۔ جو حقیقتاً نہیں۔ چنانچہ منومرتی کے پیر ہندو ۶۰ کر ڈسے زیادہ نہیں۔ اور ہندوستان میں قطعاً ہندو مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت نہیں۔ ہندوستان کی آبادی کی تقسیم تقریباً اس طرح ہے -

مسلمان - - - ۱۰ کروڑ - اچھوت اور فی اقوام - ۸ کروڑ بدھ و جینی - - - ۲ - - - سیھی سکھ پارسی - ۱ - - - ہندو مظالم سے تنگ شہر - ۴ - - - منومرتی سے آزاد - مثلاً آریہ برہمنو - کبریہ منقہ وغیرہ وغیرہ ۵ - - - خالص ہندو - ۶ - - - کروڑ ۱۰ - نفوذ اصلاحات پر اپنی اکثریت کو مسلمانوں کے خلاف اشتعال

کر کے اسلام پر اپنے غلبہ کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً کلکتہ میں شہر آبادی کا نام بدل کر اے شردھانند پارک بنایا گیا۔ پونا میں ریسیل ہل کے نام سیدھاجی کی تصویر لٹکائی گئی ہے۔ این آباد پارک لکھنؤ میں جلسہ میلاد نبوی کو روکا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ بعض جگہ گاؤں کشی کی مخالفت کے ریزولیشن تجویز کئے گئے +

۶ - ۷ - حکومت کے عہدوں پر تعریف اور ہر حکم میں جہاں قابو لے۔ مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کرنا اور سادہ انگریزوں کو مغالطہ دیکر مسلمانوں کو نقصان پہنچانا جیسا کہ اکثر مسلمان اخبارات میں شائع ہوتا رہتا ہے۔

۸ - اس تعریف عہدہ داری سے یہاں تک انصاف کا خون کیا گیا کہ بعض دیہات و قصبہ کے اسلامی نام مٹا کر سرکاری کاغذات میں ہندو نام درج کر دئے گئے ہیں۔ مثلاً ضلع گوجرانوالہ میں علی پور کو اکال گڑھ اور رسول نگر کو رام نگر لکھا گیا ہے۔

۹ - پریس پر قبضہ۔ ایوشی ایڈیٹریس کے نمائندہ اور مالکان ہندو ہیں۔ اور ہندو اخبارات زیادہ تعداد میں ہونے کے باعث تار میں خریدنے والے ہیں۔ اس لئے ہندو آواز متفقہ طور پر اخبارات کے نمائندوں اور تاروں کے ذریعہ ہندوستان کے کونے کونے تک پہنچتی ہے۔ اور جہاں ایک طرف ہر ہندو رائے کا تار باقاعدہ اعلان کرتی ہیں۔ اور اخبارات سنسنی خیز عنوان قائم کر کے بات کا بتنگرہ بناتے ہیں۔ اور ان کے مضامین باقاعدہ ترجمہ ہو کر فوراً حکومت کو پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کی جائز اور صحیح شکایات بھی کام کے کافوں تک نہیں پہنچتیں۔ اور نہ ہی ان کا پبلک کو علم ہوتا ہے۔

۱۰ - ہر حادثہ پر ہندو لیڈر موقع پر پہنچتے۔ تاروں سے پریس و حکام کو اپنے مطلب کے مطابق خبر دیتے۔ خود بنا کر سونے کام لیکر اخبارات کو بگڑی شکل میں پیش کرتے ہیں اور فسادات پر مسلمان ہلاکار کھاتے مسلمان ہی پکڑے جاتے۔ اور پھر منہ دھو کلا بیرونیوں کی پیروی سے مسلمان ہی سزا میں پھرتے ہیں۔

۱۱ - مسلمانوں کی زبان بلکہ ملک ہندوستان کی زبان اردو ہورہی ہے مگر اردو کی بجائے یو۔ پی میں ہندی اور دوسرے صوبوں میں اور ہندو ویسی ریاستوں میں مقامی زبانیں جن میں شکریت کے الفاظ کی بھرمار ہے۔ علاقہ اور تعلیم کے توسط کی زبانیں بنائے جانے کی کامیاب کوشش جاری ہے۔ اور اس کا مقصد سنسکرت کا اچھا اور عمدہ اسلامی کی یادگار زبان اردو کا اخراج ہے۔

۱۲ - اچھوت اقوام کو ہندو بنانے کی سعی اور ساتھ ساتھ تاکیدی وہ مسلمانوں سے چھوت چھات کریں۔ چنانچہ میری ذاتی تحقیقات سے کہ پنجاب - اور لیسہ - بھوپال - حیدر آباد دکن کی اقوام جو پہلے مسلمانوں کے ہاتھ سے کھالیتی تھیں۔ اب مسلمانوں سے چھوت کرتی ہیں

۱۳ - اچھوت اور فی اقوام کو ہندو بنانے کی سعی اور ساتھ ساتھ تاکیدی وہ مسلمانوں سے چھوت چھات کریں۔ چنانچہ میری ذاتی تحقیقات سے کہ پنجاب - اور لیسہ - بھوپال - حیدر آباد دکن کی اقوام جو پہلے مسلمانوں کے ہاتھ سے کھالیتی تھیں۔ اب مسلمانوں سے چھوت کرتی ہیں

۱۴ - اچھوت اور فی اقوام کو ہندو بنانے کی سعی اور ساتھ ساتھ تاکیدی وہ مسلمانوں سے چھوت چھات کریں۔ چنانچہ میری ذاتی تحقیقات سے کہ پنجاب - اور لیسہ - بھوپال - حیدر آباد دکن کی اقوام جو پہلے مسلمانوں کے ہاتھ سے کھالیتی تھیں۔ اب مسلمانوں سے چھوت کرتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اپنا نام آریہ بنا کر مسلمان کے ہاتھ سے کھانا جائز نہیں ہے۔
 ۱۱۔ ایسے ڈرامے لکھے گئے ہیں جن میں سلاطین مسلم کی ہتک کی گئی ہے۔ مثلاً حضرت نجی الدین اور نگہ زیب کی لڑکی کا نعوذ یا فخر سیمو اچھی سے اور شہزادہ شجاع کی صاحبزادی کا راجا اگاسے تعشق ظاہر کیا گیا ہے۔
 ۱۲۔ یورپ اور امریکہ میں تھیو سونیکل سوسائٹیوں کے ذریعے ہندو لیڈروں کے لیے پارٹی کے ساتھ تعلقات کے باعث اور بعض ہندوؤں کا بوشویک لوگوں سے رابطہ ہونے کے باعث ہندوؤں کو نگاہ کو گل ہندوستان کے خیالات سمجھا جانے لگا ہے۔ اور امریکہ میں تو ہندوستانی کی بجائے سب کو ہندو کہا جاتا ہے۔ انگلستان میں بھی سوائے مخصوص لوگوں کے عوام ہندو خیالات ہندوستان کو ہندوستان سمجھتے ہیں۔

(۲) اعمال صحیحہ۔ ایمان ایکسٹینج ہے۔ اور اعمال صحیح اس بیج سے اگنے والے پودے کا پھل۔ جس قوم کے اقوال و افعال اخلاق و معاملات درست ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوگی۔ مسلمان اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے روشن ماضی کا خیال کر کے اپنے عملی نمونے درست کریں۔

(۳) ایشیا۔ تبلیغ حق قربانی کے بغیر نہیں ہو سکتی جب تک وقت آرام اور اسواں کو اللہ کی راہ میں نذر نہ کیا جائیگا کامیابی کی خوبصورت دیوی آپکو محبت کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گی۔ ایشیا فروری وقت اس قدر کام نہیں دیتا جس قدر دوام اور تواتر سے اس پر عمل پیرا ہونا نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ قومی ایشیا کے فرائض اگر دیانت و ایمان ہاتھوں تک نہ پہنچیں تو وہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایشیا کے ساتھ ایسے ہاتھوں کی تلاش بھی ضروری ہے۔

(۴) ہمدردی و محبت کے سوا صحیح تبلیغ نہیں ہو سکتی مسلمانوں پر لازم ہے۔ کہ اپنی برسوں کی عقلمندی سے باز آکر اپنے بھائیوں کو فقر مذلت سے نکالیں جس طرح بقول مسٹر نیویڈا تا اسلام کے ذریعہ ہندوستان کو پہلے ۵۰ برکات حاصل ہوئی ہیں۔ اسی طرح اب اور برکات سے اس سرزمین کو متمتع کریں۔

(۵) مذہب انسان کو خدا کے اخلاق سکھاتا ہے۔ اور جس طرح خدا کا سورج بلا قید رنگ و مذہب سب پر چمکتا ہے۔ اسی طرح اسلام کی تعلیم کی روش سے مخلوق خدا کی ہمدردی کے وقت تفریق کرنا جائز نہیں۔ اور جو لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ کافروں کا قتل جائز ہے۔ مرتدین کی سنگساری کی اسلام نے تعلیم دی ہے۔ اور کہ ہمدی اگر کفار کو قتل کریں گے۔ وہ دشمنان اسلام ہیں اور شریف ہندوؤں کو بجا شکایت ہے کہ ایسے لوگ اچھے شہری ہونے کے قابل نہیں۔ وہ مذہب انسانوں میں شمار کئے جانے کے اہل نہیں۔ وقت ہے کہ مسلمان ایسے غلط عقائد کو ترک کر کے اسلام کی اصل تعلیم پر عمل کریں۔ اور مذہب میں رواداری کے زریعہ اصول کو اپنی تبلیغ میں نمایاں جگہ دیں۔

(۶) استقلال۔ مسلمان جس کام کو کرتے ہیں۔ اسے شروع کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خواصو الصابر پر عمل کر کے استقلال سے فوری منتحلج کا خیال ترک کرتے ہوئے کام کریں۔

(۷) تنظیم۔ جب تک ایک منظم جماعت ایک امام کے ماتحت عین فوجی قواعد کے ماتحت کام نہ کرے گی۔ پوری کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس وقت مسلمانوں میں انفرادی

جانتا ہے۔ اور حالت یہ ہے۔ کہ بڑے بڑے مسلمان امرا اور رؤسا و زمیندار تمام کمائی و آمد سادہ ہو کاروں کی نذر کر رہے ہیں۔ اور نہ صرف ان کی جائیدادیں بیویوں کے پاس رہیں ہیں۔ بلکہ بعض حالات میں تو شاید بیویوں کے کپڑے اور جواہرات بھی بارڈر کے پاس محفوظ ہیں۔

۲۔ تجارت قریباً تمام کی تمام ہندو ہاتھوں میں ہے۔ حقوق کی چیزوں پر ہندو قابض ہیں۔
 ۳۔ غلہ اور اشیاء خوردنی ہندو ہاتھوں میں ہیں۔ اور ہندو دکاندار خصوصاً حلوائی ہندو مسلمان دونوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

۴۔ مسلمانوں کے ہاتھ میں جو پیشے تھے انکا بتدریج مقابلہ اس کی جگہ ہندو پیشہ ور کھڑے کر دئے ہیں۔ مسلمان باجوہ سولڈر اور سچو کیدار اور موٹر ڈرائیورس مقرر کئے گئے ہیں۔

۵۔ ولایت کے سوداگروں اور کمپنیوں کی ایجنسیاں اور دلالی قریباً تمام کی تمام ہندو تصرف میں ہیں۔

مقابلہ طریق
 ان تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے سے میرا مقصد یہ ہے۔ کہ حریت کی ہمدردی اور اپنی حفاظت کے لئے نہ صرف اس کے حملہ کو روکا جائے۔ بلکہ جوانی کو شش کر کے اسے اپنا بنایا جائے۔ اس مقابلہ کے نتیجہ میں طریق ہیں۔ (۱) مذہبی۔ (۲) سیاسی۔ (۳) اقتصادی اور بہترین راستہ یہ ہے۔ کہ چند زاید امور کے علاوہ جو آئندہ عرض کر دوں گا۔ حلا آور کا مطالبہ اس کے اپنے سکھ میں ادا کر دیا جائے۔ اور جن طریق کے استعمال سے اسلام کو کھینچنے کے منصوبے ہیں۔ ان میں سے جائز طریق خود بھی اختیار کر لئے جائیں۔ اب ہر سہ پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہوں۔
مذہبی۔ یعنی ہندوؤں کو مسلمان کیا جائے۔ اس کے لئے جیسا کہ سورہ والعصر میں ارشاد باری ہے۔

(۱) ایمان ۳۳ اعمال صحیحہ اور حق کا پورا پورا اہتمام اور استقلال سے کام لینا ضروری ہے۔ ان چار ضروری امور کو ہونے کے لئے دس حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اور وہ ہیں (۱) ایمان۔ جس طرح حضرت موسیٰ کے ساتھیوں کو قلم کے پانیوں میں سے خشک پاؤں گزرنے اور مخمور بنی مسلم کے صحابہ کو آخرش کامیاب ہو جانے کا یقین تھا۔ اسی طرح مسلمان ایمان رکھیں۔ کہ گو مشکلات بہانہ کی طرح بلند اور برہمپستہ کی طرح فراخ ہیں۔ مگر ہم ہمالہ کو چیر ڈالیں گے۔ اور برہمپستہ کے پار تر جائیں گے۔ اسلام کا دنیا پر غالب آنا آسان برکھا جا چکا ہے۔ اور یہ یقیناً ہو کر رہیگا۔

۱۳۔ جہاں سیر دل۔ آریہ ویر دل اور ایسی دوسری جماعتیں بنا کر مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے ارادے ہیں۔ عجیب تر یہ بات ہے۔ کہ سیوا مینیاں اور سکوشس بھی اس فرقہ دارانہ منافقت سے علیحدہ نہیں رہ سکتے جیسے خود حیدرآباد دکن میں ہندو سکوشس کو گاتے ہوئے سنا۔

۱۴۔ ہر چھوٹے چھوٹے دائرہ کے متعلق کونسلوں میں سوالات کئے جاتے ہیں۔ اور متواتر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً میر قاسم صاحب کی کتاب کے متعلق کس طرح بار بار سوالات کئے گئے۔

۱۵۔ ہندو اتحاد کو بڑھا کر پیش کرنے کیلئے جین اور بدھ سکھ لوگوں کو جو دیدوں کے منکر ہیں۔ اور کھان پان۔ عبادت و رشتہ داری عرق ہر رنگ میں ہندوؤں سے جدا ہیں۔ ہندو لفظ کے نیچے لانے جانے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۶۔ سینہ گرہ نام سے حکومت کے ساتھ عدم تعاون کرتے کرتے اب لٹھے انگرہ کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ اور یہ قانون شکنی جیسے سچا ہمد کہا جاتا ہے۔ اکثر جگہ اس لئے کی گئی ہے۔ کہ حکومت نے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کر کے ہندوؤں پر بعض پابندیاں عائد کی تھیں۔ ایسے سینہ گرہ کی مشہور مثالیں پتو کھالی۔ ناگیہ راور کلکتہ دستور میں موخے مالوی صاحبان کی قانون سے خلاف ورزی کرنا ہے۔

اقتصادی
 اس پہلو ہندوؤں کا دولت حاصل کرنا اور دوسروں کو اپنا دوست نگر رکھنا مقصود ہے جسے ذیل کے ذرائع استعمال کر کے عمل میں لایا جا رہا ہے۔
 ۱۔ ساہوکارہ کے ذریعہ۔ سودا اور سود و سود لیکر مسلمان زمینداروں کی زمینیں اور جائیدادوں پر قبضہ کیا

تبدیلی کو پیش میں۔ جو لوگوں کے کوئٹہ کی کوششوں کے
مشابہ ہیں۔ جو نتیجہ خیز اور دیر پا نہیں۔ دنیا میں دوست
و دشمن تسلیم کرتا ہے کہ مسلمانوں میں حقیقی تنظیم کے تحت
صرف جماعت احمدیہ قادیان کام کر رہی ہے۔ پس جو لوگ
اسلام سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ احمدی
ہو جائیں۔ اور آسمان سے قائم کی ہوئی تنظیم کے ساتھ خدمت
اسلام کا کام کریں۔

۱۸) ریزرو فنڈ۔ اندونو تبلیغ کا کام روپیہ کے
بغیر ممکن نہیں۔ اور فوری ضروریات پر فوری چندے جمع کرنا
مشکل ہے۔ اس لئے ایک مستقل ریزرو فنڈ کا ہونا اشد
ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے
۲۵ لاکھ روپے کی تحریک کی ہے۔ جو لوگ باقاعدہ جماعت خیر
میں شامل نہیں۔ اور سپاہیوں کی طرح صف اول میں آئے
جزاآت نہیں رکھتے۔ ان کو لازم ہے کہ امداد پہنچانے والوں
میں شامل ہوں۔ اور ترقی اسلام کے ریزرو فنڈ میں حصہ لیں
اڑے وقت میں اسلام کی امداد کریں۔ اور یہ واضح ہے کہ
احمدی جماعت سے بڑھ کر دنیا سے کام لینے اور احتیاط
سے خرچ کرنے کی اہلیت اور کوئی فرد یا جماعت نہیں کہتی۔

۹۔ علماء۔ تبلیغ میں جس جماعت کو زیادہ حصہ لینا چاہیے
اور مسلمانوں کی تربیت یا عامتہ المسلمین کی تعلیم۔ یا مبلغین
کا تیار کرنا نظر۔ وہ علماء کی جماعت تھی۔ مگر انکی ناگفتہ بہ حالت
نے اسلام کو خطرناک نقصان پہنچایا ہے۔ اس لئے وقت
ہے۔ کہ اس ناگروہ کی فتوہی بازی۔ تنگدلی۔ عوام پر
مکرمانی۔ کوتاہ نظری۔ اور اسلام کی روح سے ناواقفیت
کے باعث شاہ افتخارستان کے قول کے مطابق ان کو نصرت
کے حقیقی مسلمان امن پسند زمانہ شناس مبلغ علماء تیار
کئے جائیں۔ اور خدا کے فضل سے احمدی جماعت ایسا
کر رہی ہے۔

۱۰۔ مادی اسباب پر نظر رکھنے والے لوگ ایسا
ہوتے ہیں۔ مگر مسلم اسباب کے پیدا کرنے والے پر تکیہ کرتا ہو
اور ہر کوشش کے بعد دعا کرتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے۔ کہ
وہ ایسے ناممکن کو ممکن کر دیتی ہیں۔ اور اسلام پر حملہ کا جواب
سہام اللیل ہیں۔

سیاسی | جیسے کہ (۱) حکومت سے تعاون کریں۔
سیاسی | جیسے کہ (۱) حکومت سے تعاون کریں۔
سیاسی | جیسے کہ (۱) حکومت سے تعاون کریں۔

کی صورت میں ہجرت کا حکم دیتا ہے۔ جو لوگ عیسائیوں کے
مقابل بت پرستوں سے اصلاح کریں گے۔ اور اسلام کی تعلیم
کو پس پشت ڈال کر قانون شکنی پر آمادہ ہوں گے۔ وہ یقیناً
نقصان اٹھائیں گے۔ سابقہ تجربات اس کے شاہد ہیں۔
۲۔ انتظام کے ساتھ اخبارات۔ تاروں۔ و فونو گرام
کونسل واسمبلی کے ذریعہ اپنی شکایات بلا تاخیر حکام کو پہنچائیں
۳۔ مسلم نیوز ایجنسی قائم کریں۔ اور اپنا پریس مضبوط
کریں۔ تاحس طرح ہندو آواز نورا ملک کے کونے کونے
تک پہنچتی۔ اور ہر زبان میں شائع ہوتی ہے۔ اسی طرح
مسلمانوں کی آواز بھی سنائی جاسکے۔

۴۔ برٹش پارلیمنٹ کی سیاسی جماعتوں کو متواتر
مسلمانوں کے زادیہ نگاہ سے واقف رکھا جائے۔ اور
خصوصاً برسر اقتدار جماعت کو اسلامی حقوق کی حفاظت
کی طرف متوجہ کیا جائے۔

۵۔ سائمن کمیشن کا مقاطعہ نہ کریں۔ بلکہ دوسرے
تعلیمی اتھارڈ سیمینار کے ساتھ ملکر اپنے مطالبات
سے ممبران کمیشن کو آگاہ کریں۔ اور جن ہندو چالوں کا
لئے سیاسی حملہ میں ذکر کیا ہے۔ ان سے کمیشن کو واقف
کرائیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ سر امیر علی اور حضرت
موبانی جیسے لوگوں کے مشورہ کو ترک نہ کریں۔

۶۔ جوش سے کام نہ لیں۔ جیسا کہ عبدالرشید کے پچاس
چڑھنے پر کیا گیا۔ کیونکہ ایسے جوش مسلمانوں کے نقصان کا
باعث ہوتے ہیں۔ مجرم کی حمایت سے اشد تقاضے ناراض
ہوتا ہے۔

۷۔ مسلم سکوٹس جیش الاسلام۔ اور وینڈرز کی
جماعتیں بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے تیار کی جائیں
مگر ان کا مقصد آپریٹو ویرول کی طرح کسی قوم کی مخالفت نہ ہو
۸۔ ہانسووس کے کناروں پر نظر رکھ کر ہندوستان
کو کچھ نہیں ملا۔ اس لئے گنگا و جمنائے پانیوں کی حفاظت کریں
اور جن دادیوں پر چھ سو سال حکومت کر کے حقوق چھائے
ہیں۔ اس وطن مقدس کی حفاظت کریں۔

۹۔ پنجاب۔ سرحد۔ بنگال۔ سندھ۔ چاروں صوبوں
میں اپنے حقوق حاصل کر کے اپنے تئیں تاریخی روایات کے
مطابق انصاف پسند اکثریت ثابت کر دیں۔ اور جداگانہ انتظام
کے طریق کو اپنی حالت سمجھنے تک ترک نہ کریں۔

۱۰۔ اتحاد بین المسلمین کو۔ جو اختلاف مذہب تسلیم
کے سیاسی اصول پر کیا جائے۔ وسیع اور مضبوط کریں۔
تاملک میں امن ہو۔ حکومت کی تشویش کم ہو۔
مسلمانوں کی اقتصادی حالت درست کرنے
اور ہندو حملہ کا جواب دینے کے لئے ذہن
اقتصادی

کے طریق اختیار کئے جائیں۔
۱۔ بدر سوم کی اصلاح کی جائے۔ شادی۔ ختنہ
تعمیر ہو۔ میلاد۔ عرسوں وغیرہ پر جو بے جا صرف ہوتا
ہے۔ اور بعض اوقات سود پر روپیہ لیکر ہوتا ہے۔ اس
یک قلم بند کر دیا جائے۔ تا مسلمانوں کی دولت جو دسر
گھروں میں جا کر مسلمانوں کی تباہی پر صرف ہوتی ہے۔
محفوظ ہو جائے۔
۲۔ سود دینے اور لینے سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ یہ
اشر سے لڑائی ہے۔

۳۔ تجارت میں جائز حصہ لینے کی پوری کوشش
کی جائے۔ اور جو ناجائز چھوٹی دکانیں کھولیں۔ ان کی حوصلہ
انزائی کی جائے۔ چھوٹی بچی جب روٹی لپکتی ہے۔ تو وہ ہر
نقص ہوتی ہے۔ مگر بڑے ہونے پر نقص دور ہو جاتا ہے
اسی طرح نیا دکاندار جس کی صرف ایک قوم کا ہونے سے
اور جس کا خرچ بھی زیادہ ہے۔ شروع میں نا تجربہ کاری سے
ہنگامہ فروخت کرے گا۔ اور مال بھی اچھا نہ ہوگا۔ تاہم اس
کی سرپرستی کی جائے۔

۴۔ چھوت جھات۔ جب تک ہندو لوگ مسلمانوں
سے چھوت کرتے اور ان کے ہاتھ سے روٹی دھوئی وغیرہ
نہیں کھاتے۔ اور مزید برآں اشد ہونے والے بھنگیوں
تک کو مسلمانوں سے چھوت جھات کا سبق دیتے ہیں۔ اس
وقت تک ایسے زیادتی کرنے والوں کا جواب یہ ہے۔
کہ ان کے ہاتھ سے کچھ نہ کھایا جائے۔ اور ان سے چھوت
کی جائے۔ تاہم ان کو بھی وہ احساس ہو جو مسلمانوں کو اس
نفرت آمیز سلوک سے ہوتا ہے۔ ہندوستان کی بہتری
کے لئے ہندوؤں کو یہ احساس کرانا ضروری ہے۔ کہ ان
کو مسلمانوں پر مذہباً سیاحت یا کسی طرح بھی فوقیت
حاصل نہیں۔ اور کہ مسلمان اپنا روپیہ اشد
ہاتھوں سے بنی ہوئی چیزوں پر صرف کر کے ضائع نہیں کرتا
چاہتے۔

ہندوؤں نے آریہ سماج کی کوتاہ اندیشی
پالیسی اختیار کر کے اسلام پر حملہ کر دیا ہے۔
اور اس حملہ کا جواب اسلامی اتحاد۔ حکومت سے تعاون
اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایات کے تحت تبلیغ
پس دوستو! تمہارے دل میں محبت رسول صلعم
ہاتھ میں لوئے احمد ہو۔ تمہاری آنکھ آسمان پر ہو۔
اور تمہارا قلم اعلیٰ محمود ہو۔ اور تمہاری زبانوں پر نعرہ
اللہ اکبر ہو۔ تو پھر تمہاری فتح یقینی ہے۔
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حَدِيث

درود کی دعائیں حکمت

حضرت خلیفہ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ
فہرہ ۶۔ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء کے پچھلے میں اس خطبہ صبیحہ کا ایک حصہ درج کیا جا چکا ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے (ایڈیٹر ایک سوال کے متعلق جو پچھلے صفحہ میرے ساتھ پیش ہوا۔ میں اس وقت روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ ایک دوست نے لکھا کہ مسئلہ کے خطبہ میں میں نے درود کے متعلق روشنی ڈالی تھی۔ جس سے بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا تھا۔ مگر وہ کہتے ہیں۔ ایک سوال ہے۔ جس پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ جو کہ ضروری ہے۔ سوال یہ ہے۔

کہ وہ میں یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ اللہ صلی علیہ وسلم علی محمد و آلہ محمد صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انشاء حمید مجید۔ اسی طرح یہ دعا ہے۔ اللهم بارک علی محمد و علی آل محمد و علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انشاء حمید مجید۔

حالانکہ رسول کریم صلعم کا درجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑا ہے۔ ایک بڑے درجہ والے کے لئے یہ دعا کرنا کہ اسے وہ کچھ ملے۔ جو اس سے چھوٹے درجہ والے کو ملتا ہے اور نہ صرف ایک فوہ بلکہ یہ دعا کرتے ہی چلے جانا۔ اور قیامت لڑتے چلے جانا۔ یہ

ایک معجزہ اور حیرت انگیز ہے۔ جس کا حل ضروری ہے۔ فاتحہ میں اگر اس بات کی حقیقت پر غور نہ کریں۔ تو یہ بات ایسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کوئی فقیر تھا۔ ایسے لوگ چونکہ ادھر ادھر پھرتے رہتے اور کوئی مستقل ٹھکانا نہیں رکھتے۔ اس لئے علی العموم پولیس کی دست برد میں آتے رہتے ہیں۔ اور تھا نیدار کو سب سے زیادہ اختیارات کا مالک سمجھتے ہیں کہتے ہیں۔ اس نے ایک ای۔ ای۔ سی سے کچھ مانگا۔ مگر اس سے مانگتے سے زیادہ اُسے دیدیا۔ اس پر فقیر کا دل دعا کی طرف ہوا۔ اور اُس نے اس کے لئے یہ دعا کی۔ کہ خدا تمہیں نقصانیں بنا دے

چونکہ اس کے نزدیک یہی درجہ سب سے بڑا تھا۔ کیونکہ جہاں وہ جاتا تھا۔ سب اسی کے پیچھے پڑ جاتے اور تھا نیدار کے ساتھ چلتے پھرتے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ دعا کرنا کہ آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام والا درجہ دیا جائے۔ ایسی ہی دعا ہے۔ جیسے ای۔ ای۔ سی کے لئے یہ کہا گیا تھا کہ خدا تمہیں تھا نیدار بنا دے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس طرح یہ دعا کرتے بلکہ بد دعا معلوم ہوتی ہے۔

میرا خیال ہے۔ میں نے کئی دفعہ اس کے متعلق بیان کیا ہے۔ مگر سوال کر سزے والے ایسے دوست ہیں۔ جو جاہل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور تحریریں پڑھنے دہلے ہیں۔ ممکن ہے۔ ان کے حافظہ کی غلطی ہو۔ اور ان کو میری بیان کردہ باتیں یاد نہ رہی ہوں یا ممکن ہے۔ میں نے ایسی وضاحت نہ کی ہو۔ جس کی ضرورت ہو اس لئے پھر بیان کرتا ہوں۔

بات یہ ہے۔ کہ اعتراض دو جگہ پڑا کرتے ہیں۔ ایک تو

محل اعتراض

ہو۔ اور دوسرے ایسی جگہ جو محل اعتراض نہ ہو۔ جو محل اعتراض جگہ ہوتی ہے۔ وہاں بھی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ اعتراض غلط ہو۔ اور دوسری یہ کہ اعتراض صحیح ہو۔ مگر وہ بات نادرست ہو جس پر اعتراض پڑتا ہے۔ مگر درود تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا ہے۔ اور آپ نے ہی نہیں سکھایا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اب ہم یہ تو کہہ نہیں سکتے۔ کہ درود میں غلطی ہے۔ اس وجہ سے دوسرا پہلو ہی اختیار کرنا پڑے گا۔ کہ ایسی جگہ پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ جو

محل اعتراض نہیں

ہے۔ اس کے بھی دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ جن معنوں کے لحاظ سے اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ غلط ہیں۔ یا یہ کہ وہ معنی تو صحیح ہیں۔ مگر جو اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ غلط ہے۔ مگر مہذبہ بھی غور کرتے ہیں۔ یہ اعتراض غلط معلوم نہیں ہوتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے کلمے لفظوں میں سب انبیاء سے افضل آپ کو بتایا ہے۔ کیونکہ

اکمل اوقاتم دین

آپ کو ہی دیا گیا۔ اور ممکن نہیں۔ کہ بڑا کام چھوٹے کے سپرد کیا جائے۔ اور چھوٹا کام بڑے آدمی کے۔ بڑا کام بڑے کو ہی دیا جاتا ہے۔ اور چھوٹا چھوٹے کو۔ کبھی کوئی مظلوم یہ نہ کر لیا۔ کہ گھسیارے کا کام تو ایک تعلیم یافتہ آدمی کے سپرد کر لیا۔ اور فقیر کا کام گھسیارے کے سپرد۔ کوئی بادشاہ یہ نہیں کر لیا۔ کہ فقیر کا کام ایک معمولی آدمی کے سپرد کر دے۔ اور وزیر کو کسی اور نے

سے کام پر لگا دے جسے کہہ بیٹھی نہ کر لیا۔ کہ وزیر اعظم بننے کے لائق انسان کو وزیر بنا دے۔ اور وزیر کو وزیر اعظم بنا دے جب کوئی انسان اس طرح نہیں کر سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے کس طرح ممکن ہے۔ کہ جو نبی خاتم النبیین ہونے کی قابلیت رکھتا تھا اسے نبی بنا دے۔ اور جو نبی ہونے کی قابلیت رکھتا تھا۔ اسے خاتم النبیین کا درجہ دے دے۔ اگر یہ مانا جاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام سب انبیاء سے بڑا تھا۔ آپ نے کمال شہادت دی گئی۔ آپ کو وہ مقام شفاعت عطا ہوا جو کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا۔ تو پھر یہ سمجھنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یا کسی اور نبی کو آپ پر فضیلت حاصل تھی۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی اعتراض نہیں۔ بلکہ

خدا تعالیٰ پر اعتراض

ہے۔ کہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کام تو سب انبیاء سے بڑھ کر سپرد کیا۔ مگر سب سے بڑا درجہ نہ دیا۔ پس میں یہ مانتا ہوں۔ کہ اعتراض غلط نہیں ہے۔ مگر اس صورت میں ہمارے لئے یہی پہلو رہ جاتا ہے۔ کہ جو معنی کچھ جاتے ہیں وہ غلط ہیں۔ اور

اصل معنی و مفہوم

کچھ اور ہے۔ اس کے لئے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے۔ کہ اعتراض کس لحاظ سے پڑتا ہے۔ اعتراض پڑنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابراہیم کی ذاتی فضیلت

کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ اور سمجھا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات چونکہ اعلیٰ ہے۔ اس لئے درود میں یہ دعا کرنا سے۔ کہ آپ کی ذات کو وہ کچھ دیا جائے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا۔ اس سے آپ کی ہمتک ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ذاتی فضیلت کے علاوہ اور بھی کئی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ جو

درجہ کی بلندی

کاشوت ہوتی ہیں۔ اور جبکہ ذاتی فضیلت کے لحاظ سے اعتراض پڑتا ہے۔ اور ادھر قرآن کریم میں درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود پڑھنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ تو پھر دیکھنا یہ چاہیے کہ کس طرح اور کس لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اور درود پر اعتراض نہیں پڑتا قرآن کریم کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق دو قسم کی فضیلتیں

بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو ذاتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے
اداب ہے۔ صدیق ہے۔ خدا کا مقرب ہے۔ ان فضیلتوں کے
لحاظ سے لازماً ماننا پڑے گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر تھے۔ ورنہ آپ خاتم النبیین
اور سید ولد آدم نہیں ہو سکتے۔ مگر ایک چیز حضرت ابراہیم علیہ السلام
اسی باقی جاتی ہے۔ جو ان کی ذاتی خوبی نہیں بلکہ ان کی

قوم کی فضیلت

ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وجعلنا فی
ذریۃ النبوۃ۔ کہ ہم نے ابراہیم کو ہی نبوت نہیں
دی تھی۔ بلکہ اس کی ذریت کو بھی بڑا درجہ دیا تھا۔ اس میں
نبوت رکھ دی تھی۔ یہ وہ فضیلت ہے۔ جو حضرت ابراہیم
کی نسل کو خاص طور پر حاصل ہوئی۔ کہ اس میں نبوت رکھی گئی
اس کے ساتھ ہی ہم

ایک اور بات

دیکھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا
سے دعا مانگی ہے۔ کہ ربنا واجعلنا مسلمین لك ومن
ذریۃنا امة مسلمة لك (۲-۱۲۱) کہ میرے اور
اسمعیل کی اولاد سے امت مسلمہ پیدا کر دے۔ اب دیکھو
حضرت ابراہیم تو یہ دعا مانگتے ہیں۔ کہ ان کو امت مسلمہ بنے
مگر خدا تعالیٰ اس دعا کو اس رنگ میں قبول کرتا ہے۔ کہ ہم
نبیوں کی جماعت

پیدا کریں گے۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے
جو مانگا۔ اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے دیا۔ اس سے کیا معلوم ہوتا
ہے۔ یہ کہ خدا تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ سلوک تھا
کہ آپ نے جو مانگا۔ خدا تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر دیا۔ سوائے
اس کے جو اس کی سنت اور فہم کے مقابلہ میں آکر ٹکرائوالاتھا
لیسے موقع پر بے شک انکار کر دیا۔ ورنہ ان سے یہ معاملہ ہوتا۔ کہ
انہوں نے مانگے مسلم۔ اور خدا تعالیٰ نے دے دی۔ اب یہی بات
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سمجھو۔ اور درود کے یہ حسی
کہ وہ خدا یا جو معاملہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا ہی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرنا۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے جو مانگا۔ اس سے بڑھ کر ان کو دیا۔ اسی طرح محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مانگا۔ اس سے بڑھ کر دینا اب
درود کے لحاظ سے فرق

یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفان کے مطابق اللہ تو
سے دعا مانگی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے
عرفان کے مطابق۔ کیونکہ تمہیں جتنی معرفت ہوتی ہے۔ اس کے
مطابق مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ بھی ہر مانگتا ہے۔ لیکن
جب بڑا ہوتا ہے۔ تو سٹانی مانگنے لگتا ہے جب جو ان بچے

پر آتا ہے۔ تو اسے کپڑے طلب کرتا ہے۔ جو ان ہر کو یہ مطالبہ
کرتا ہے۔ کہ ماں باپ اس کی کسی اچھی جگہ شادی کریں۔ پھر یہ
مطالبہ کرتا ہے۔ کہ آستے جا ملادو کا عرصہ دیدیا جائے۔ غرض جو
جو عرفان بڑھتا ہے۔ مطالبہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اسی طرح
جتنا کسی کا خدا تعالیٰ کے متعلق عرفان ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق
وہ دعا کرتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفان
میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ تو فیضیلت
ہے۔ کہ آپ کی دعائیں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں
سے بڑھی ہوئی ہوگی۔ اور درود میں جو دعائیں جاتی ہیں۔ اس کا

صحیح مطلب

یہ ہوا۔ الہی حضرت ابراہیم نے آپ سے جو مانگا۔ انہیں آپ نے
اس سے بڑھ کر دیا۔ اب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مانگا انہیں
بھی مانگنے سے بڑھ کر عطا کیجئے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہوتے
کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اس سے بڑھ کر دیا جائے۔ اور وہ چیز جس کے لئے حضرت ابراہیم
سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینے کی دعا کی گئی ہے
یہی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے امت مسلمہ مانگی۔ ان کی

نسل میں نبوت

قائم کر دی گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت
کے لئے ان سے بڑھ کر دعا کی۔ اس لئے آپ کی امت کو ان کی
امت سے بڑھ کر نعمت دی جائے۔

اس نکتہ کو یہ نظر رکھتے ہوئے درود کو دیکھو۔ تو معلوم ہو
سکتا ہے۔ کہ کتنے

عظیم الشان مدارج

کے معقول کے لئے اس میں دعا سکھائی گئی ہے۔ اور جب ہم
درود پڑھتے ہیں۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
احسان نہیں کر رہے ہوتے۔ بلکہ اپنے لئے دعا کر رہے ہوتے
ہیں۔ کیونکہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت
کی ترقی کی دعا ہے۔ اور اتنی

جامع دعا

ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ اس میں ہم
سکھایا گیا۔ کہ وہ رحمتیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ
نازل ہوئیں۔ ان سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ذریعہ نازل کی جائیں۔ یعنی جس طرح ان کو مانگنے سے بڑھ کر
دیا گیا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ
مانگا۔ اس سے بڑھ کر دیا جائے۔ چونکہ رحمت فیض کے لحاظ سے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں بڑھی ہوئی تھیں۔ اس
لئے ان سے بڑھ کر دینے کا یہ مطلب ہوا۔ کہ آپ کی شان سب سے
بڑھی ہوئی تھی۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواہش کی۔ کہ

ایک سچے چھوٹے

جو نسل چلائے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں فرمایا۔ میں تیری
نسل کو اتنا بڑھاؤں گا۔ کہ جس طرح آسمان کے ستارے گئے نہیں جاتے
اسی طرح وہ بھی گئی نہ جائیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچہ نہ مانگا۔ بلکہ یہ فرمایا۔ اے اللہ
بسکہ اللہ ہم۔ کہ میں

اپنی امت کی کثرت

پر فخر کرنا۔ اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت ابراہیم
علیہ السلام سے بھی زیادہ امنہ دی۔

پس درود کی دعا کا یہ مطلب ہے۔ کہ جس طرح حضرت ابراہیم
کی دعائیں ان کی امت کے متعلق اس سے بڑھ کر قبول ہوئیں۔ جتنے
کہ ان کی تھیں۔ اسی طرح

امت محمدیہ

کو فضیلت اور کمیت کے لحاظ ان دعاؤں سے بڑھ کر دیا جائے
جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہیں۔
اب یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے لئے
درود کیوں لکھا

مسلمان یہ دعائیں کر سکتے تھے۔ کہ جو کچھ پہلی امتوں کو ملا۔ اس سے بڑھ کر انہیں
دیا جائے۔ میرے نزدیک اللہ کے ذریعہ دعا سکھانے میں بہت بڑی نعمت
اور درود یہ کیسا ملا۔ کہ یہ دعویٰ لگنے والا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت
کو جو کچھ ملا۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کو نہیں مل سکتا۔ حضرت ابراہیم
کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ ہم تمہاری ذریت میں نبوت
رکھتے ہیں۔ مگر مسلمانوں نے یہ دعویٰ کھانا تھا۔ کہ امت محمدیہ اس
نعمت سے محروم کر دی گئی ہے۔ اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ
آلہ وسلم کی ہشک ہوئی تھی۔ اس لئے یہ دعا سکھائی گئی۔ کہ جو کچھ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کو ملا اس سے بڑھ کر رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو ملے۔ اور اس میں نبوت بھی آگئی
پس جب کوئی مسلمان

درود کی دعا

پڑھتا ہے۔ تو گویا یہ کہتا ہے۔ کہ وجعلنا فی ذریۃ النبوۃ
کا جو درود حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تھا۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی امت میں بھی پورا ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جو دعا
ذریعہ تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی جسمانی بیٹا
نہ تھا۔ اس لئے خیال کیا جاسکتا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
جو درود کیا گیا۔ وہ یہاں پورا نہ ہوگا اس خیال کو دور کرنے کیلئے
درود کے ذریعہ یہ بتایا گیا۔ کہ اے مسلمانوں! تم ہی محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی ذریت ہو۔ تمہیں یہ انعام دیا جاسکتا ہے۔

پس درود میں یہ دعا کی جاتی ہے۔ کہ جو کچھ حضرت ابراہیم کی امت کو دیا گیا
اس سے بڑھ کر اس سے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں جو نبی آئے۔ وہ

ابراہیم علیہ السلام کے شیروں سے بڑھ کر ہو۔ ہاں ان میں یہ بھی فرق ہوگا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی ذریت میں نبوت رکھی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی ذریت میں۔ اس میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ اگر مومن سے کسی کو جسمانی رشتہ ہو۔ تو اس کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے اس وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نس کو جو نبوت ملی۔ اس میں جسمانی رشتہ کا بھی لحاظ رکھا گیا تھا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر جو نبوت ہوا۔ وہ

صورت روحانی تعلق

کی وجہ سے اور روحانیت میں کمال حاصل کرنے کے باعث بڑے درجہ و سہولتوں کو یہ بنانے کے لئے ہے۔ کہ تھوڑے اندر ان فیوض سے بڑھ کر جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت پر جاری ہونے جاری رہیں گے۔ اور یہ وہ عاملان کی جو صلہ افزائی کے لئے تھی۔ کہ تمہیں وہ کچھ ملتا ہے۔ جو مانگنے سے بڑھ کر ہوگا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسا ہی ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر عرفان کس کو ہو سکتا ہے۔ اور آپ نے اپنی امت کے لئے کیا کیا دعائیں نہ کی ہوتی۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ آپ کی امت سے یہ دعا کرتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے مانگنے سے بڑھ کر دیا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دعائیں کیں۔ ان سے بڑھ کر دیا جائے۔ یہ کیسی جامع دعا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی کیا مانگ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ صوفیا کہتے ہیں آئے ہیں۔ کہ

روحانی ترقی کا گز

درود ہے۔ یہ سن کر نادان کہتے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رحمت اور برکت درود میں مانگی جاتی ہے۔ اپنے لئے اس میں کیا ہے کہ اس کے ذریعہ روحانی ترقی ہو سکتی ہے۔ مگر درود دراصل اپنے ہی لئے ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت دیکھو اس دعا کی رحمت اور جامعیت کو اور زیادہ بڑھا دیا گیا ہے۔ پس درود بہترین دعا ہے اور اس پر جتنا درود دیا جائے اتنا ہی تموثر ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس نکتہ کو یاد رکھو اگر کوئی درود پڑھے گا۔ تو اسے دعاؤں میں خاص لطف اور مزا ایسا کیونکہ وہ پڑھنے والے کیلئے اس کا انعام چھپتا ہے اور منجھتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے کھلا ہوا راستہ ہے۔

نئی نئی کتابیں اور مضمونیں

اور محکمہ اطلاعات پنجاب (۱۹۱۰) گذشتہ دو مہینوں میں یونیورسٹی پنجاب کے رٹرن کیٹ نے مندرجہ ذیل ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی اس ضمن سے مرتب کی تھی۔ کہ وہ لڑکیوں کے تعلیمی نصاب پر نظر ثانی کر کے اس میں مناسب ترامیم کرے۔ ڈین یونیورسٹی۔ مسٹر منموہن۔ خلیفہ شجاع الدین۔ لارڈ رگاداس۔ مسز ستیا رام کوہل۔ مسز مغل رام پرمپن جی ہیرین پرمپن ای۔ ایم ایڈورڈس ایل ایم مسٹر لغو ڈاؤرس خدیج بیگم فرزدین۔ ممبران کمیٹی کی یہ رائے ہے۔ کہ ہندوستانی لڑکیوں کے لئے ایک خاص نصاب ڈگری نصاب تیار کیا جائے جس کے لئے ایک ڈپلومہ دیا جاسکتا ہے۔ اس نصاب سے کسی پیشہ ورانہ تعلیم کی بجائے لڑکیوں کے فہم و ادراک اور کیریئر کی نشوونما مقصود ہو۔ اس نصاب کی میعاد ۴ سے لیکر ۱۰ سال کی عمر تک تین سال ہو۔ جس میں دو سال کی وہ مدت بھی شامل ہو۔ جو اب میٹر کیپریشن کے لئے مخصوص ہے۔ نیز اس میں ایک یا اختیاری طور پر دو سال کا وہ عرصہ بھی شامل ہے۔ جو انٹرمیڈیٹ کے لئے دیا جاتا ہے۔ ممبران کمیٹی کی تجویز ہے۔ کہ طلبہ ہر سال امتحان کے بلجود علیحدہ گروپ مطالعہ کے لئے اختیار کر لیں۔ ہر مضمون میں کامیاب ہونے پر سارٹیفکیٹ دئے جائیں۔ اور ڈپلومہ حاصل کرنے کے لئے ان سارٹیفکیٹوں کی مطلوبہ تعداد ضروری ہے۔

مسٹر دولتر صاحب نے ڈمنٹر ڈپلومہ ان آرٹس کے لئے مندرجہ ذیل نصاب تجویز کیا تھا۔ جسے مس ہیرین اور مس سرکار نے منظور کر لیا ہے۔ سارٹیفکیٹ پہلا سال :- انگریزی۔ سارٹیفکیٹ لازمی ہے۔ فاطمی اقتصادیات۔ موجودہ ہندوستانی زبان۔ حساب۔ سارٹیفکیٹ لازمی ہے۔ جغرافیہ۔ سارٹیفکیٹ ابتدائی سائنس۔ سارٹیفکیٹ دو سال :- ڈرائینگ وغیرہ یا موسیقی۔ انگریزی اور تاریخ انگلستان کا خاکہ۔ سارٹیفکیٹ لازمی ہے۔ فاطمی اقتصادیات موجودہ ہندوستانی زبان

ڈرائینگ مصوری وغیرہ یا موسیقی۔ سارٹیفکیٹ تیسرا سال :- انگریزی اور تاریخ انگلستان کا خاکہ۔ سارٹیفکیٹ لازمی ہے۔ موجودہ ہندوستانی زبان اور تاریخ ہند کا خاکہ سارٹیفکیٹ لازمی ہے۔ دستکاری یا موسیقی یا پوٹینری یا ریاضی۔ سارٹیفکیٹ ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد اگر طالب علم تین سارٹیفکیٹ حاصل کرے گا۔ تو اسے اعلیٰ ڈپلومہ دیا جائے گا۔ ایک وقت میں تین نصابوں سے زیادہ نہیں لئے جاسکتے۔ چوتھا سال :- انگریزی کا اعلیٰ نصاب۔ تاریخ کے خاص ابواب۔ علم النباتات یا ریاضی۔ موسیقی کا اعلیٰ نصاب۔ فنون کا اعلیٰ نصاب۔ نجی امور خانہ داری۔ ان میں تین اعلیٰ سارٹیفکیٹ سارٹیفکیٹ۔ ڈمنٹر ڈپلومہ ان آرٹس کے لئے قابلیت کے سارٹیفکیٹ۔ لازمی مضامین :- ۱۔ انگریزی اور تاریخ انگلستان کا خاکہ۔ تین سال کا کورس۔ ۲۔ فاطمی اقتصادیات۔ ۲ سال کا کورس۔ میٹرک کا معیار۔ ۳۔ موجودہ ہندوستانی زبان۔ اور تاریخ ہند کا خاکہ۔ تین سال کا کورس۔ ۴۔ حساب۔ ایک سال۔ جیسا کہ سکول لیونگ سارٹیفکیٹ کے امتحان میں پڑھ آتے ہیں۔ علاوہ ان میں سادہ گھر کا حساب۔ اختیاری مضامین :- ۵۔ ابتدائی سائنس۔ مطالعہ قدرت اور طبیعیات پوٹینری اور ذوالوجی کے متعلق سادہ امور ایک سال ۶۔ ڈرائینگ۔ مصوری۔ سوزنی کام دو سال ۷۔ جغرافیہ۔ بیان ایک سال ۸۔ موسیقی دو سال ۹۔ شہرت ایک سال ۱۰۔ علوم مشرقیہ۔ یا کوئی اور بین زبان دو سال ۱۱۔ دستکاری ایک سال ڈمنٹر ڈپلومہ ان آرٹس کے لئے اعلیٰ قابلیت کے سارٹیفکیٹ اعلیٰ سارٹیفکیٹ :- ۱۔ انگریزی کا اعلیٰ نصاب۔ ۲۔ تاریخ کے خاص ابواب۔ ۳۔ پوٹینری یا ریاضی ۴۔ موسیقی کا اعلیٰ نصاب ۵۔ آرٹس کا اعلیٰ نصاب ۶۔ مجلیات کے ساتھ خانہ داری کمیٹی نے مذکورہ بالا نصاب منظور کر لیا تھا۔ اور مستفاد طور پر اس رائے کا اظہار کیا تھا۔ کہ یہ نصاب موجودہ نصاب سے بہت سی لڑکیوں کے لئے موزوں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بار بار تجھے کب

لوگ کیا تحریریں کرتے ہیں

آپ کی عرق طحال دودھ منگانی۔ خدا کے فضل سے بڑی فائز ہو گئی۔

ثابت ہوئی۔ براہ غنا میت دوشیشی اور روانہ کر دیں۔

(امیر حسین نوٹ محلہ (صاحب) از شوہر درہ اور درہ)

آپ کی دوائی تلی ہمیشہ فاکرہ دیتی رہی ہے۔ اور میں جس جگہ ہوتا رہا ہوں منگاتا رہا ہوں۔ دودھ دوشیشی اور روانہ کر دیں۔

(مستری محمد دین (صاحب) از لاڑکانہ)

جو دوشیشیاں عرق طحال کی منگانی تھیں۔ مجھ کو بہت فاکرہ آیا۔ دوشیشیاں اور روانہ کر دیں۔

(سید ابن حسن (صاحب) از بھنور)

میں نے دوائی عرق تاپ تلی کئی اشخاص پر آزمانی۔ اس سے کئی نفع سے سب کو صحت ہو گئی۔ دوائی آج کی دوائی کہہ سکتے ہیں۔

(جناب شیخ محمد حسین صاحب سب حج جو نیٹیاں)

جو بقیہ دوائیوں کے بجائے آزمانی ہوئی مجرب دوائی سے نفع حاصل ہوا۔

قیمت تلی شیشی (دوا تین شیشی) محمولہ آک بزمہ خریدار علی کاپڑے

حافظ غلام رسول میڈیکل ہال نمبر ۱۰۷ میر آباد پنجاب

حباب اخرا

کانام

حفاظہ اخرا گویاں جسر

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا دقت سے پہلے گرجاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ انکو خواص اخرا کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے مولانا مولوی فخر الدین صاحب شاہی حکیم کی بھروسہ اخرا اکیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گویاں آپ کی تجربہ و مقبول دوا ہے۔ اور ان گھروں کا چراغ ہے۔ جو اخرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھر سکتے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اور اخرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولد ایک روپیہ ہے۔ شروع میں سے اخیر صاعقت تک قریباً ۹ تولد خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگانی پر تلی تولد ایک روپیہ (م) لیا جائے گا۔

عبدالرحمن کاغالی و افکار حمانی قایان پنجاب

ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی کمیٹی مندرجہ ذیل امور کے متعلق یقینی طور پر کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتی۔

(الف) کہ کتنی لڑکیاں ایک ایسا نصاب لینے کے لئے تیار ہوں گی۔ جس سے بعد بہت اعلیٰ نصاب نہیں ہوگا۔

(ب) اس سکیم پر عمل درآمد کرنے کے لئے کافی معلمین دستیاب ہو سکیں گے۔ یا نہیں۔ کمیٹی یقینی طور پر نہیں کہہ سکتی۔ کہ ڈپلومہ کولاس کی تعلیم موجودہ جاعتوں کے ساتھ ساتھ انہی انسٹی ٹیوشنوں میں دی جاسکتی ہے۔ یا نہیں۔

کمیٹی کی یہ رائے بھی ہے۔ کہ تربیت اطفال کو انٹرمیڈیٹ کے زمانہ طلبہ کے لئے ایک اختیار ہی مفسرین کے طور پر شامل کر لیا جائے۔ اور ویسی زبانوں کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔ اور انٹرمیڈیٹ میں لڑکیوں کے درنیکر نصاب ہمہ گیر بنا دئے جائیں۔ میرا ان کمیٹی کی خواہش ہے۔ کہ مجوزہ نصاب پر عوام کی رائے کا اظہار کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا کوئی منظر شدہ سکول یا کالج اس نصاب کو اختیار کرنے کے لئے تیار ہے۔ یا نہیں۔

افضل کے دی پی

جن خریداران افضل کا چندہ سالانہ دسمبر میں ختم ہوتا تھا۔ ان کے نام حسب معمول یکم جنوری کو دی پی کئے جانے تھے۔ مگر اس امید پر کہ جلسہ پر یہ اصحاب قیمت جمع کرادیں گے۔ دی پی کا اہتمام نہ کیا گیا۔ بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ کی۔ اس لئے اب ان تمام خریداران افضل کے نام جن کی طرف سے قیمت افضل ۱۵ دسمبر سے لیکر ۱۵ جنوری تک کس تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ ۱۴ جنوری کا افضل دی پی ہوگا۔ امید ہے۔ احباب وصول کر کے ممنون فرمائیں گے۔ اگر حساب میں غلطی کا شبہ ہو۔ تو دی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط تہنید کر لیں۔ یہ یاد رہے۔ کہ دی پی انکار ہی آجانے پر تاہم کوئی قیمت پر چھ امانت میں رہے گا۔ احباب کو عیناً کہ دی پی وصول کر لیں۔ اور انکار ہی کر کے اخبار کی اشاعت کے لئے برہم ہونے کے گھٹا نہیں ہیں۔

نیز اگر کسی صاحب کو قیمت ختم ہونے سے چند روز پہلے دی پی وصول کرنا پڑے۔ تو ضرور کر لیں۔ حساب میں کوئی غلط نہیں آئیگا۔ یہ قیمت اگلی قیمت ختم ہونے کے بعد بحال رہے گی۔

سندھ انجیرنگ کالج سکھر (سندھ)

قلب عرصہ میں اور میر اور سب اور سیر کلاس کی نہایت اعلیٰ تعلیم دیکھتی ہے

آج ہی پرنسپل سے پراسپیکٹس طلب فرمائے

یونانی لال شربت

تپ دق و تپ اسل اور ان تپوں کا جو مزمن ہو کر تپ دق کی صورت اختیار کر چکے ہوں۔ صحت بخش علاج ہے۔ بلعین کی نایدیسی کو بفضل تعائن امیر سے بدل دیتا ہے۔ حالت ذہول روک کر جسم میں حیرت انگیز نشوونما پیدا کرتا ہے۔ چند ضروری مفردات کی بندش کے سوا ہر ایک مرغوب غذا کھا کر شفا حاصل ہوتی ہے۔ بھوک بڑھتی۔ تپ آتش ہو کر سلی نفس الدم و نفس المود سرفہ شدید کو افاقہ ہوتا ہے۔ مجرب آزمودہ ہے۔ ہنزدت مند بھی ایک شیشی منگاکر آزمائش فرما سکتے ہیں۔ تپ شیشی آٹھ اونس دور دراز محمولہ آک بزمہ خریدار۔ پر یہ ترکیب بہراہ ہوگا۔

مینجور دار الحکومت فیض عالم میڈیکل ہال لال شربت لال

تحائف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی دیشاوری لنگیاں اور مشہدی رومال لیڈی سوٹ کے مشہدی قنادیر کلاہ پشاور دی۔ و بخاری ارزاں قیمت پر ذیل کے پتے سے طلب فرمائیں۔ مال پسند نہ آنے پر محمولہ آک کاسٹ کر قیمت واپس دیکھائیگی۔ یا اس کے بدلے حسب منشا خریدار کو دوسری چیز دیکھائیگی۔

آٹھ

غلام حیدر میاں محلہ جڑی جنرل جنرل بازار کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی صنعت کا قابل دید نمونہ

مشینوں عام مشین سویاں نو ایجاد



مکمل طور پر خود بصورت اور ویدہ زمیں مضبوط اور بائیر
کم وزن - تھیل قیمت - سیدہ دھکنے کے لئے خوبصورت پرتزہ
اپنی طرح لگا یا گیا ہے۔ ہر مشین کے ہمراہ موٹی دبا ریک و ڈھیلیناں
ارسال کی جاتی ہیں۔ مرد و بیبیوں کے تمام عیوب و نقائص یکسر رفع کر کے
تھے ہیں۔ اور بعض خدام دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ اس سے بہتر مشین سویاں
نہیں تھیں گی قیمت مشین کلاں (قطر ۲ انچ) صرف پندرہ
مشین خورد (قطر ۱ انچ) ہر دو دیگر اجزا جاتہ بڑھ کر خریدار
علاوہ ازیں ہمارے ہاں ہر قسم کی مشینری اور زراعتی آلات عمدہ سفید
ہر لحاظ سے قابل تیار ہوتے ہیں۔ تفصیلات کیلئے ہماری با تصویر نمونہ کتابت طلب فرمائیے۔

ایم۔ عبدالرشید امینڈ سنر سوداگران مشینری۔ احمدیہ بلڈنگ بمالہ (پنجاب)

کان کی تمام بیماریوں

ٹیمپٹ بہرائین۔ کم سننے۔ کان بچوں یا بڑوں کے بہنے۔ بھاری
پن۔ درد دوم۔ زخم خشکی۔ کھجلی۔ آوازیں ہونے وغیرہ پر معجزہ دینا
پر مشرطیہ اکیر و دالباب اینڈ سنر پیل جیت کار و عین کرمان
ہے۔ جس پر ہزار ہا انگریز اور ڈاکٹر تک لٹو ہیں۔ بصرہ بغداد
سادتھ۔ افریقہ وغیرہ تک جس کی خاص شہرت ہے فی شیشی ہم
ملک ہند میں تین قیشی طلب کرنے پر محصور لڑاکا معاف۔ دہلی
بازوں سے ہوشیار۔ اپنا پورا پورا صحت لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے
بہرائین کی دو دالباب اینڈ سنر پیل جیت یولی

بے اولادوں کی اولاد

مکرمہ والدہ صاحبہ کی ادویہ سے بالکل مایوس عورتیں
بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ لہذا اگر آپ سیکڑوں روپیہ برہا
کرنے کے یا جو بھی تک ادا کا منہ نہ کھتا نصیب نہیں ہوا تو
ایک دفعہ منور آزمائش کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپ کی مزاج
پوری ہوگی۔ قیمت فی کس صرف چار روپیہ (اللہ علاوہ محض)
خونٹا۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات تحریر فرمادیں۔
جو کہ پوشیدہ رکھے جائیں گے۔ پتہ
سید خواجہ علی قادیان ضلع گورداسپور
(پنجاب)

ضرورت ہے

ایسے ملل و اضطراب کی جو ریلوے دھکنے ہر دفعہ
ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں مفصل حالات ۲۲ کالنگ بھیکر
سنٹرل ٹیلیگراف کالج نئی سرگودھلی

موقعہ کی زمین

محلہ دارالفضل شرقی متعلقہ کوٹھی حضرت میاں شریف احمد
عین آبادی کے اندر ایک کنال زمین فروخت ہوتی ہو۔ خط
کتابت و تصفیہ نرخ بنام چوہدری الہ بخش مستری
وزیر ہند سٹیٹ پریس امرتسر

ضرورت

ایک تجربہ کار گریجویٹ یا ایس۔ اے۔ دی ٹیچر کی چند بچوں کی
پرائیویٹ تعلیم و تربیت کے لئے صوبہ بہار میں ضرورت ہے۔
عمر چالیس سال سے کم نہ ہونی چاہیے۔ تنخواہ حسب قابلیت
بارہ مہینے سردس کے بعد ایک ماہ کی رخصت نصف تنخواہ پر یا
دن کی رخصت پوری تنخواہ پر ملے۔ سفر کیے انٹر کلاس کا
ایک کرایہ بھی دیا جائیگا۔ درخواستیں بنام
حضرت میاں شہزاد صاحب آدیوان دیہہ

ہسٹری آف انگریزوں اور دہلی

انٹرنس اور کالجوں کے طلباء کے لئے تاریخ انگلستان
کا اردو ترجمہ ۸ فروری ۱۹۲۱ء تک دوبارہ شائع ہو گا۔
انشاء اللہ قیمت ہم مع محمولہ ڈاک غیر پیشگی ہم آئیے
کتاب گھر بیونج جادوگی

چالیس ہزار تک گیا

ترجمہ انگریزی حصہ اول ۴۴ ایسا مقبول ہوا کہ چالیس ہزار
شائع ہو چکا۔ اس سے میں نے سال کی بیعت ہمیتہ میں
حاصل کر لی۔

کمپوزیشن و خطوط نویسی

اس رسالہ سے طلباء
کمپوزیشن و خطوط نویسی جتنا لمبا مضمون چاہیں
لکھ سکتے ہیں۔ اکثر یونیورسٹی امتحانوں میں اسی کے
جواب مضمون ڈالے جاتے ہیں۔ حصہ اول برائے نثر
حصہ دوم برائے انٹرنس کالج ۱۰ لکھنا کتابتہ

پیغام خالصہ

(مصنفہ شیر شاہ احمدی ردا حسین)

اس پنجابی منظوم رسالہ میں شاہان اسلام کے احسانات
سکھ گردوں پر اور گردناک دین کے مسلمان ہونے کے ثبوت
مع حوائج گرتہ صاحب و جنم ساکھی درج ہیں قیمت
زیادہ مشکوانے والوں سے نصف قیمت

اخلاق محمدی

اخلاق محمدی کا نوٹ مومن کی زندگی کا
پرگرام مجربہ و عطف قیمت عشر
بطور سوال و جواب بچوں کے لئے

خلافت امامت

ایک آنہ برائے تبلیغ
وفات عیسیٰ از قرآن حدیث
پیغام مہیوں کی رزا دیا نہیں

اسلام و گردناک کی شادی مسلمانوں کے گھر
اور گرد کے مسلمان ہونے کے ثبوت
یوعدہ دو ہزار ۲۰۰۰

اسٹریٹ عبد الرحمن بی۔ اے قادیان

ہندوستان کی خبریں

لاہور - ۶ جنوری - میر حمید نے عامل حکیم کریم الدین کے خلاف جو مقدمہ توہینِ دین کیا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ انہیں سات روز قید اور پچاس روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

دیوبند - ۵ جنوری - دارالعلوم کے ۴۷ تم اور مجلس منتظمہ کے چند افسر و کئی دیگر جو طلبہ نے پرامن ہڑتال کی تھی۔ آج اس کا بارہواں دن ہے۔ طلبہ کو مروت کر کے لے کر دارالعلوم کے دروازوں پر سرکاری پولیس کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ جماعت مسلمین اور سربراہانِ طلبہ کو حیل خانہ بھیجنے کی انتھک کوششیں ہو رہی ہیں۔

لاہور - ۶ جنوری - آج عدالت عالیہ میں آئینل مسٹریٹس ہیز لین کے سامنے سید طاہر حسین منیجر دارالافتاح دہلی کی درخواست نگرانی پیش ہوئی۔ منظم کو عدالت ماتحت سے فرمایش وصول کرنے کے بغیر دی پی بھیجنے کے الزام میں زیر دفعہ ۶۴ انڈین پوسٹ آفس ایکٹ تین مقدمات میں دو دوسرے روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی اپیلانٹ کی طرف سے ڈاکٹر سر محمد اقبال پر دو کارٹے جن کے دلائل سننے کے بعد رٹ سے مسترد کر دی گئی۔

امرت سرہ ۵ جنوری - بجلی کے کارخانہ انجن کی ایک نالی پھٹ جانے سے ایک ہولناک حادثہ ہوا جس سے ایک قتل اور کوئلہ کا ایک کلرک ہلاک ہو گئے۔

کلکتہ ۴ جنوری - رائے بہادر اے کے بوس پیش مجسٹریٹ نے آج بروز جمعہ شنبہ کو ایک ایسے مقدمہ کی تفتیش شروع کی ہے۔ جو زمانہ حاضرہ کے نہایت ہی عجیب و غریب واقعات میں شمار ہوگا۔ اس میں ۱۰ ہنگامی اور ایک پنجابی ملک معظم کے خلاف جگہ کرنے کی سازش میں ماخوذ ہیں۔

لاہور - ۸ جنوری - ایک مسلم تاجر شیخ علی بخش صاحب کی تباہی اور بربادی نہایت ہی عبرتناک ہے ان کی دکان میں پچاس ساٹھ ہزار روپے کا مال تھا۔ نمونے اور دوسری آزمائشی اشیاء اس کے علاوہ تھیں۔ جو آتشزدگی کی وجہ سے سب ہلاک ہو گئے۔ ان سب میں سے ایک پائی کی چیز بھی نہیں بچ سکی۔ دکان کے اوپر ان کا نقدی اور عام اثاثہ البتہ کے علاوہ بیٹن ہا جٹاؤ زبور اور ریشمی دوزئی بڑے بھی تھے۔ جو شیخ صاحب نے اپنی لڑکی کے چہرے کے لئے تیار کر رکھے تھے۔ یہ سارا کا سالہ بالکل خاکستر ہو گیا۔

غیر مالک کی خبریں

کلکتہ - ۷ جنوری - وزیر اعظم نیپال کے داماد راجے جے پرتھوی سنگھ بقول خفیہ پولیس اس طرح غائب ہو گئے ہیں۔ گویا ان کو زمین نکل گئی۔ چند روز ہوئے آپ وزیر اعظم نیپال کے ہمراہ کلکتہ کی سیاحت کے لئے تشریف لائے تھے انہوں نے شہر کے تمام حصوں کی سیر کی کل بعد دوپہر آخری مرتبہ ان کو ڈکریے لہین میں چائے کی ایک دکان پر جس کا مالک ایک فرانسیسی ہے دیکھا گیا تھا۔ اس کے بعد نہ کسی نے ان کو دیکھا اور نہ کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ خفیہ پولیس کلکتہ میں سرگرم تفتیش ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں دریافت کے لئے تار بھیجے گئے ہیں۔ کلکتہ کے ہسپتال بندرگاہ اور مارکیٹ وغیرہ سب جگہ بے سود تلاش کی گئی۔ کوئی ایسی اطلاع بھی نہیں مل سکی جس سے سرخ رسائی میں امداد مل سکے۔ راجہ صاحب کے نہایت ہی گہرے دوست بھی اس قسم کی کوئی اطلاع ابھی نہیں پہنچا سکے۔

۷ جنوری - ۶ جنوری - جزائر برطانیہ میر آج شدید طوفان باد بولا رہا جس سے سمندر اور خشکی پر بہت نقصان ہوا۔ چاروں طرف سے رپورٹیں آرہی ہیں۔ کہ دیواروں اور درختوں کے گرنے سے کئی آدمی زخمی اور ہلاک ہو گئے۔

ماسکو - ۴ جنوری - اس علاقہ میں ایک خطرناک مرض پھیل رہی ہے۔ شدید روکے بعد مریض کا چہرہ پھول جاتا ہے۔ آنا فانا حرارت عزیز می تیز ہوجاتی ہے۔ ڈاکٹر اس مرض کی تشخیص سے قاصر ہیں۔ اس وقت تک ساٹھ آدمیوں پر اس بیماری کا علاج ہوا۔

توقیع کی جاتی ہے۔ کہ امیر الملوک احمد شاہ تاجدار افغانستان ۸ جنوری ۱۹۲۵ء کو روم میں نزل فرمائیں آپ کا استقبال ملک معظم شاہ اطالیہ حکومت اطالیہ کے تمام اعلیٰ حکام کی سعیت میں کریں گے۔ شاہ افغانستان اطالیہ کی سیاحت کے دوران میں روم کے شاہی محل میں قیام فرمائیں گے۔ اور شاہ اطالیہ کے ہمان ہوں گے۔ حکومت سہا ہے کہ اعلیٰ حضرت شہر یارانہ افغانستان۔ سہمی ملاقات کے بعد پاپائے روم سے وین میں تبادلہ خیال فرمائیں گے۔

لندن - ۵ جنوری - برطانوی ٹریڈ کمیشنر آرمینڈو ہندوستان و سیلون کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ تین سال کے اندر انگریزی تجارت ہند میں ۱۰ فیصدی کمی ہو گئی ہے۔ جنگ سے پہلے انگریزی مال کی درآمد ہندوستان میں ۶۳۰ فیصدی تھی۔ مگر اب وہ صرف ۴۸ فیصدی رہی ہے۔ امریکن جبرمن۔ جاپانی۔ بلجیئم اور اطالوی مال کی درآمد بڑھ گئی ہے۔

چین کی پچاس طابعات کے نام سکول سے اس وجہ سے خارج ہو گئے ہیں۔ کہ ان کے بال گئے ہوئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ محکمہ تعلیم نے عمر سے بال کٹوانے کی ممانعت کر رکھی تھی۔ لیکن خوبصورتی کے بڑھانے کے شوق نے سزایابی کے خوف کو دور کر رکھا تھا۔ اور لڑکیاں بدستور بال کٹواتی تھیں۔

۷ جنوری - وزیر اعظم نیپال کے داماد راجے جے پرتھوی سنگھ بقول خفیہ پولیس اس طرح غائب ہو گئے ہیں۔ گویا ان کو زمین نکل گئی۔ چند روز ہوئے آپ وزیر اعظم نیپال کے ہمراہ کلکتہ کی سیاحت کے لئے تشریف لائے تھے انہوں نے شہر کے تمام حصوں کی سیر کی کل بعد دوپہر آخری مرتبہ ان کو ڈکریے لہین میں چائے کی ایک دکان پر جس کا مالک ایک فرانسیسی ہے دیکھا گیا تھا۔ اس کے بعد نہ کسی نے ان کو دیکھا اور نہ کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ خفیہ پولیس کلکتہ میں سرگرم تفتیش ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں دریافت کے لئے تار بھیجے گئے ہیں۔ کلکتہ کے ہسپتال بندرگاہ اور مارکیٹ وغیرہ سب جگہ بے سود تلاش کی گئی۔ کوئی ایسی اطلاع بھی نہیں مل سکی جس سے سرخ رسائی میں امداد مل سکے۔ راجہ صاحب کے نہایت ہی گہرے دوست بھی اس قسم کی کوئی اطلاع ابھی نہیں پہنچا سکے۔

۷ جنوری - معلوم ہوا ہے۔ کہ باپوشن دیال دکن میں بدیہ دہلی کے اجلاس میں یہ تجویز پیش کرنے والے ہیں کہ شہر صاندا کافرٹو میونسپل ہال میں آڈیٹاں کیا جائے۔

۸ جنوری - اگر زمیندار ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شاہی کمیشن کے ساتھ تعاون کیا جائے اگرچہ ہندوستانیوں کے کمیشن سے باہر رکھے جانے پر اظہارِ انصاف کیا گیا ہے۔

۹ جنوری - آج بھی مل کے ہڑتالیوں کا معاملہ طے نہیں ہوا۔ بلکہ توقع کے بالکل برعکس آج تین مزید کارکنوں نے بند ہو گئے۔ اور ہڑتالیوں کی تعداد ۸ ہزار تک پہنچ گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کارخانوں کی حفاظت پولیس کر رہی ہے۔ اور اس وقت تک نقصان اس کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

۱۰ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ہمارا راجہ صاحب انور نے اپنی ریاست میں اخبار ترین راہبستان بمبئی کے انڈین نیشنل پیپلز ریاست اور دیگر کئی اخبارات کا دفتر بند کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ حکم بھی جاری کیا گیا ہے کہ جو آدمی متذکرہ بالا اخبارات میں سے کوئی اخبار خریدے یا اپنے قبضہ میں رکھے گا۔ اسے جلا وطنی یا ۵ سال قید سخت یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دیگی۔

۹ جنوری - کمانڈر انچیف نے اسان کلر گورنمنٹوں کے سفارش کردہ امیدواروں میں سے دستوں کو کول کو ڈیپوٹ کرنے میں داخلہ کے لئے منسلک فرمایا ہے۔ کامیاب طلبہ صوبہ سرحد سے لیکر مدراس تک کے ہیں۔